افکار و تاثرات

بقاء و سلامتی پاکستان کیلئے فوری توجہ طلب نکات

I ۸ر جولائی ۱۹۸۷ء کو بیک وقت کراچی اور کوئٹہ میں ایرانی تخریب کاروں نے ایکبار پھر پاکستان میں بدامنی اور قتل و غارتگری کا مشن انجام دیا۔ یہ بیرونی تخریب کاریاں بلا روک ٹوک جاری ہیں حالانکہ ماضی میں بھی (۱۹۸۳ء تا ۱۹۸۷ء) ان عناصر کی نشاندہی ہو چکی ہے۔ مثلاً یہ کہ :-

(۱) جنوری ۱۹۸۳ء میں جس تخریبی گروہ نے کراچی میں فتنہ و فساد بپا کیا تھا اس نے کھلم کھلا خمینی کے حق میں نعرے لگائے اور صدر پاکستان ضیاء الحق صاحب کو علی الاعلان گالیاں دیں۔

(۲) مارچ ۱۹۸۳ء میں مرکزی امامباڑہ، لیاقت آباد کراچی سے باقاعدہ فائرنگ کی گئی اور اس امامباڑے سے نہ صرف یہ کہ اسلحہ برآمد ہوا بلکہ ایرانی دہشت گرد بھی پکڑے گئے۔

(۳) اکتوبر ۱۹۸۴ء میں جب علاقہ گرومندر، کراچی میں شیعہ جلوس نے آگ و خون کا ڈرامہ کھیلا تو گرفتار شدہ مجرموں اور قاتلوں کی رہائی کے لئے ایرانی قونصل جنرل بھاگ دوڑ کرتا رہا۔

(۴) اپریل ۱۹۸۵ء میں کراچی کے "مہاجر پٹھان" ہنگامے کی ابتدا کرنے والے امامیہ اسٹوڈینٹس فیڈریشن کے شرپسند ہی تھے جن میں ایرانی طلبہ شامل تھے۔

(۵) ۶ر جولائی ۱۹۸۵ء کو جس مسلح گروہ نے کوئٹہ میں قتل و غارتگری انجام دی، اس کے گرفتار شدہ بیشتر قاتل ایرانی تھے۔ جس کی تصدیق وفاقی وزیر داخلہ نے سینٹ میں ۱۲ر جولائی ۱۹۸۵ء کو کر دی۔

(۶) ۱۹۸۶ء کے دوران مختلف تخریبی کاروائیوں کے نتیجہ میں "ایرانی۔لیبیائی" مشترکہ مشن کا سرغنہ عمار گرفتار کر لیا گیا۔ لیکن اس بڑے مجرم کو "ایرانی لیبیائی" حکومتوں کی درخواست پہ چھوڑ دیا گیا۔

(۷) دسمبر ۱۹۸۶ء کے مہاجر و پٹھان تصادم میں ملوث جن قاتلوں کو پکڑا گیا ان میں کم از کم دو ایرانی تھے (جنگ، کراچی ۱۹ر دسمبر ۸۶)۔ اس خبر کی تصدیق وزیر اعظم جونیجو صاحب نے فرمائی (جنگ ۲۵ر دسمبر ۱۹۸۶ء)

II مندرجہ بالا مسلسل تخریب کاریوں کے ساتھ ساتھ اندرونی تخریب کاریاں یعنی نظریاتی سازشیں بھی عرصہ سے بلا روک ٹوک جاری ہیں اس کی بھی صرف چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

(۱) موجودہ بچے کھچے پاکستان کو بھی مٹانے کے لئے جی ایم سید ایک عرصہ سے نظریاتی تخریب کاری کا انچارج بنا ہوا ہے۔ اس کی حالیہ کتاب کا عنوان ہے۔ "اب پاکستان ٹوٹنا چاہیے"۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ شخص پاکستان کا چیف ایجنٹ ہے اس شخص نے پاکستان کے خلاف مذکورہ کتاب کے علاوہ اپنی دوسری کتاب "سندھو جی ساجاہ" میں علانیہ اسلام کے خلاف بھی زہر اگلا ہے تاکہ اسکے بیرونی آقاؤں کا حتمی ہدف بھی پورا ہو جائے۔ چند اقتباسات یہ ہیں :-

(الف) کیا قرآن مکمل کتاب ہے؟ نہیں، قرآن کو مکمل کتاب سمجھنا غلط ہے (ص ۳۴۴)

(ب) مسلمانوں کے ہاں یہ بات راسخ ہوگئی کہ حضرت محمدؐ کی ترتیب دی ہوئی شریعت ضابطۂ حیات ہے۔ لیکن یہ بات غلط اور فرسودہ ہے بلکہ اس شریعت کا دوسرا حصہ معاشرے کی تبدیلی کی وجہ سے بیکار اور منسوخ ہو چکا ہے جسے دوبارہ زندہ نہیں کیا جا سکتا (ص ۳۴۴)

(ج) ابتدائی مسلمان خلفائے راشدین جن کے دور کو سنہری کہا جاتا ہے۔ اس دور حکومت میں جہاد کے نام پر آزاد ملکوں کو عرب سامراج کا غلام بنا دیا گیا۔ لاکھوں لوگوں کو قتل کیا گیا۔ مفتوح ملکوں کے لوگوں کو ان کا مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کیا گیا اور ان کے اصل نام تبدیل کر کے عربی نام رکھوائے گئے۔ اسلام کے ان علمبرداروں نے مذہب کے نام پر انسانیت سوز حرکتیں کی ہیں مگر مسلمانوں کو اب بھی شرم نہیں آتی ہے کہ وہ ایسی ظالمانہ کردار والی ابتدائی حکومت کو بہترین حکومت اور حکومت الہیہ قرار دے کر اس پر فخر کا اظہار کرتے ہیں (ص ۳۵۰ تا ص ۳۵۱)

(د) حضرت محمدؐ کے بعد قیادت تو حضرت علیؓ کے ہاتھ آنی تھی مگر عمرؓ نے ایسا نہیں ہونے دیا اور عمرؓ نے ابوبکرؓ کو آگے کر دیا۔ عمرؓ کو معلوم تھا کہ ابوبکرؓ کی زندگی کم رہ گئی ہے، لہذا جلد ہی حکومت ان کے قبضہ میں آجائے گی۔ (ص ۳۵۲ تا ص ۳۵۳)۔

(۲) نظریاتی تخریب کاریوں کا دوسرا اہم کردار شیعہ شاطر رئیس امروہوی ہے جسے پاکستانی مسلم قومیت واحدہ کے خلاف "پانچ قومیتوں کا نشہ" چلایا جس نے مسلسل یہ لکھا کہ "پنجتن" کی قسم پاکستان میں پانچ قومیتیں ہیں۔ نمونے کے لئے ملاحظہ کیجئے اخبار جنگ کراچی ۵ ستمبر ۸۶ء اور ۲۴ جون ۸۶ء

(۳) نظریاتی تخریب کاری کا تیسرا بڑا کردار الطاف حسین ہے جس نے رئیس امروہوی کے شر انگیز نعرہ پنج قومیت پر عملاً ایک سازشی تحریک شروع کر دی ہے تاکہ ملک و ملت کی اسلامی وحدت